

48965- لیلۃ القدر کا جشن منانا اور عبادت کرنا

سوال

لیلۃ القدر کس طرح بسر کی جائے؟ کیا نوافل ادا کیے جائیں یا قرآن مجید کی تلاوت اور سیرت نبوی کا مطالعہ کیا جائے اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے مسجد میں لیلۃ القدر کا جشن منایا جائے؟

پسندیدہ جواب

اول :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں نماز، اور قرآن مجید کی تلاوت اور دعا میں اتنا اہتمام کرتے تھے جو اس کے علاوہ کسی اور رایام میں نہیں تھا، امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ :

(جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جا گئے اور اپنے گھروالوں کو بھی جگاتے اور کمر کس لیتے تھے)

اور مسند احمد اور مسلم کی روایت میں ہے :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اتنی کوشش و جهد کرتے جتنی کسی اور دونوں میں نہیں کرتے تھے)

دوم :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرنے پر ابھار اور ترغیب دلانی ہے۔

ابو حیریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی ایمان اور اعتساب کے ساتھ لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردتے جاتے ہیں) ابن ماجہ کے علاوہ ایک جماعت نے اسے روایت کیا ہے۔

لہذا یہ حدیث لیلۃ القدر کی رات قیام کر کے بسر کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

سوم :

لیلۃ القدر میں کہنے کے لیے سب سے بہتر دعاء وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سمجھائی :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مجھے یہ بتائیں کہ اگر مجھے کسی رات کا علم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس رات میں کوئی دعاء منگوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم یہ دعاء کرو (اللَّمَّا كُنْتُ عَنْهُ تَحْبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي) اسے اللہ یقیناً تو معاف کرنے والا اور معافی کو پسند فرماتا ہے مجھے معاف فرمادے۔

اسے ترمذی نے صحیح سندر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

چہارم :

اور رمضان المبارک کی کسی رات کو مخصوص کر کے کہنا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اس کے لیے کسی ایسی دلیل کی ضرورت ہے جو اس کی تخصیص کرتی ہو لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتیں باقی راتوں سے لیلۃ القدر ہونے کی زیادہ احری اور اولی ہیں اور ان میں سے بھی ستائسویں رات کے چانس زیادہ ہیں اس لیے کہ اس کے بارہ میں متعدد احادیث وارد ہیں۔

پنجم :

اور ہامسئلہ بدعاۃ پر عمل کرنے کا تو اس کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ نہ تو رمضان المبارک میں ہی بدعاۃ جائز ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے میہنہ میں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا عمل یہجاد کر لیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے) اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں :

(جس نے بھی کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے).

لحدار رمضان المبارک کی بعض راتوں میں جو بخش تقریبات منائی جاتی ہیں ہمارے علم میں تو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور سب سے بہتر طریقہ اور عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور راہ ہے، اور امور میں سب سے برا عمل بدعاۃ کی لمجاد میں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔